اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۵

الفضل

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

فہرست مضامین

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت - صفحہ ۲
حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ اسلام کا غلبہ - صفحہ ۳
خطبہ جمعہ
اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو - صفحہ
مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام - صفحہ
اشتہارات - صفحہ ۱۱
خبریں - صفحہ ۱۲

نمبر ۵۴ | ۱۲- رجب ۱۳۵۲ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲ - نومبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۳۱ - اکتوبر بوقت ۲ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت ابھی پورے طور پر اچھی نہیں ہوئی - احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی بحالی صحت کے لئے احباب کی خدمت میں سہ بارہ دعا کی درخواست کی جاتی ہے ؛

۳۰ - اکتوبر بعد نماز عشاء مسجد اقصٰے میں پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی نے جو قریباً ساڑھے پانچ سال کے بعد قادیان آئے ہیں - ذکر حبیب پر دلچسپ تقریر کی ؛

بنگہ ضلع جالندھر کے مناظرہ سے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ - اور دوسرے مبلغین واپس آگئے ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انذاری پیشگوئیاں

(فرمودہ ۲ - نومبر ۱۹۰۲ء)

فرمایا " وعید میں حق لازم نہیں آتا - کہ اسی طرح ہو - بلکہ صدقہ خیرات ردِّ بلا کا ذریعہ ہر قوم اور ہر ملک میں سمجھا گیا ہے۔ یونس نبی کی پیشگوئی کے موافق کیوں عذاب نہ آیا جب قوم نے توبہ کر لی - اور رجوع کر لیا حضرت یونس نے کہا کہ لن ارجع کذابا - اب دیکھ لو - کہ خود حضرت یونس کو اپنی پیشگوئی کا خیال تھا - مگر خدا تعالےٰ نے اپنے قانون اور سنت کو نہیں بدلا - انہوں نے توبہ کی - خدا نے عذاب ٹلا دیا ؛

انذاری پیشگوئیاں توبہ کے ساتھ مشروط ہوتی ہیں - تورات کی پیشگوئیوں کو دیکھو - جن میں قوم کو ہلاک کرنے کی کیسی کیسی وعیدیں ہیں - مگر پھر اسی تورات میں موجود ہے - کہ خدا نے ان کو بچا لیا - اس لئے قرآن شریف میں وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم فرمایا یعنی بعض کا لفظ اس میں رکھا ہے - کل نہیں فرمایا "

(الحکم ۱۷ - نومبر ۱۹۰۲ء)

تبلیغی رپورٹیں۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

جماعت احمدیہ بانڈی پورہ کا جلسہ

۲۹ ستمبر ۱۹۳۳ء بروز جمعہ جماعت احمدیہ باندی پورہ کا پہلا جلسہ بمقام رونہ گام زیر صدارت جناب خواجہ عبید اللہ جو صاحب ہوا۔ احباب موضع ترگ پورہ۔ گنڈ پورہ۔ داچیگام۔ اور باندی پورہ سے تشریف لائے۔

خواجہ عبد الغفار صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم سنائی۔ خاکسار نے وفات مسیح علیہ السلام پر تقریر کی۔ اور اعتراضات کا موقعہ دیا گیا۔ اور تقریر ختم کرنے کے بعد جو اعتراضات پیش ہوئے۔ ان کا جواب دیا گیا۔

آخر مولوی عبد الواحد صاحب مولوی فاضل نے "راستبازوں کی پہچان" پر تقریر فرمائی۔ جو بہت پسند کی گئی۔ اور دعا پر جلسہ کی کارروائی ختم کی گئی۔

خاکسار غلام محمد سکرٹری جماعت احمدیہ باندی پورہ کشمیر

آریوں سے مقابلہ

آریہ سماج تخت ہزارہ کا سالانہ جلسہ ۶ تا ۸ اکتوبر تھا۔ خاکسار بھی وہاں گیا۔ پہلے دن آریوں کے ایک سوامی رودر گوپال نے اسلام پر اعتراضات کئے خاکسار نے جواب دینے کے لئے وقت مانگا۔ جو دے دیا گیا۔ مگر میں ۵ پانچ منٹ ہی بولا تھا۔ تو رودر گوپال صاحب کہنے لگے۔ آپ احمدی ہیں؟ میں نے کہا۔ ہاں ۔ اس کے بعد جلسہ برخاست کر دیا۔ اور عذر یہ کیا۔ کہ اب رات کا بہت حصہ گزر چکا ہے۔ کل آنا۔

دوسرے دن بڑی کد و کاوش کے بعد وقت لیا۔ شرط یہ ٹھیری کہ ۱½ گھنٹہ سوامی جی نے تقریر کی ہے۔ ۱½ گھنٹہ میں ہی خاکسار اس کا جواب دے۔ بعدہٗ پانچ پانچ منٹ سوال وجواب ہونگے۔ لیکن شرط کو توڑتے ہوئے میری تقریر کے دوران میں شور ڈال کر جلسہ برخاست کر دیا۔ مقامی آریہ سماج کے پردھان اور منتری نے مجھے علیحدگی میں بلا کر کہا۔ آپ تقریر نہ کریں۔ میں نے کہا۔ جبکہ آپ کا وعدہ تھا۔ سوامی جی نے اپنے لیکچر میں اعلان بھی کیا۔ اور اسلام پر اعتراضات بھی کئے۔ تو میرا حق ہے۔ کہ میں ان اعتراضات کے جواب دوں۔ مسلم طبقہ اور سناتنیوں پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ آخر رات کا وقت دینے کا وعدہ کیا گیا۔ رات کو بڑی مشکل سے ۱½ گھنٹہ وقت لیا۔ لیکن میں ابھی دس منٹ ہی بولا تھا۔ کہ یہ بہانہ کر کے کہ ستو اور وید اگر تمہارے پاس ہیں تب بات کرو۔ ورنہ زبانی حوالے ہم نہیں سنتے۔ جلسہ برخاست کر دیا۔ میں نے بہتیرا کہا۔ کہ تمہارے پاس جو ہیں۔ تم نکال کر حوالہ ملالو غلط ہو۔ تو کہو۔ مگر انہوں نے ایک نہ مانی۔

تخت ہزارہ سے یہی طائفہ پنڈتاں ڈھور انجھا گیا۔ خاکسار بھی ان کے پیچھے ہو لیا۔ وہاں انہوں نے جماعت احمدیہ کی بہت تعریف اپنے لیکچروں میں کی۔ اور آریوں کو شرم دلائی۔

دوسرے دن خاکسار نے مسلمانوں کو اپنا جلسہ کرنے کی تحریک کی اور شام کو تمام مسلمانوں کا متفقہ جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مولوی فضل کریم صاحب حنفی کی زیر صدارت خاکسار نے آریوں کے اعتراضات کے جوابات دے کر آریہ سماج کی تعلیم پیش کی۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ الحمد للہ کہ خدا تعالےٰ نے احمدیت کے اس ادنیٰ ترین خادم کو خدمت دین کی توفیق بخشی۔

خاکسار محمد دین اسکرٹری تبلیغ ادرحمہ۔ ضلع سرگودہ۔

یوم التبلیغ کی رپورٹوں کے متعلق ضروری اعلان

یوم التبلیغ کی رپورٹ میں مندرجہ ذیل امور ضرور درج کئے جائیں:- (۱) جماعت کے کتنے آدمیوں نے تبلیغ کرنے میں حصہ لیا۔ (۲) کل کتنے آدمیوں کو تبلیغ کی گئی۔ (۳) کل لٹریچر کتنا تقسیم کیا گیا۔ (۴) کل کتنے گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔

جو جماعتیں رپورٹ بھیج چکی ہیں۔ وہ بھی اس کے مطابق دوبارہ اطلاع دیں۔ تاکہ یکجائی صورت میں بعد میں مکمل رپورٹ شائع کی جا سکے۔

ناظر دعوت وتبلیغ - قادیان

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے متعلق اعلان

۲۶ نومبر جلسہ سیرت النبیؐ کے لئے مقرر ہو چکا ہے۔ تمام جماعتوں کو اس کے کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اور زیادہ سے زیادہ جلسے منعقد کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور جلد سے جلد اطلاع دیں۔ کہ ہر ایک جماعت کتنے گاؤں میں جلسہ کا انتظام کر سکے گی۔ یہ جلسے چونکہ مقامی ہوتے ہیں۔ اس لئے مرکز سے اگر مبلغ بلانے کی ضرورت ہو۔ تو اس کے لئے آمد ورفت کے اخراجات پیشگی ارسال کئے جائیں۔ بغیر اس کے مبلغ نہ پہونچ سکے گا۔

ناظر دعوت وتبلیغ - قادیان

ڈسکہ میں تبلیغی لیکچر

گیانی واحد حسین صاحب ۱۵۔ اکتوبر کو ڈسکہ میں تشریف لائے رات کو انجمن اسلامیہ میں گیانی صاحب نے "اسلام اور دیگر مذاہب" پر پُر اثر لیکچر دیا۔ دوسری رات جامع مسجد احمدیہ میں گیانی صاحب نے "حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اسلام" پر لیکچر دیا۔ خاکسار محمد اسمٰعیل سکرٹری جماعت احمدیہ ڈسکہ۔

جماعت احمدیہ سامانہ کا جلسہ سالانہ

۱۴ر اکتوبر تا ۱۶ر اکتوبر تین روز جماعت سامانہ کے جلسہ میں لیکچر ہوئے۔ پہلے دن شام کے ۴ بجے کارروائی جلسہ زیر صدارت مولوی فضل الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ سامانہ شروع ہوئی۔ آپ نے افتتاحی تقریر میں حمد باری تعالےٰ کرتے ہوئے موجودہ حالات کا تذکرہ کیا جن میں سے جماعت احمدیہ سامانہ کو اس وقت گزرنا پڑا۔ پھر تمام مجمع سمیت دعا کی گئی۔ بعد ازاں مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل نے "حقیقت اسلام" پر تقریر فرمائی آپکی تقریر نہایت عمدہ اور مؤثر تھی۔

دوسرا اجلاس رات کو ½ ۸ بجے زیر صدارت مولوی عبد الغفور صاحب شروع ہوا۔ جس میں مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز مولوی فاضل نے فضائل نبی کریمؐ پر تقریر فرمائی۔ اس میں آپ نے حدیث "المسلم مراۃ المسلم" پر روشنی ڈالی۔

دوسرے دن پہلا اجلاس صبح نو بجے زیر صدارت ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم منعقد ہوا۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے "حیات مسیح کے عقیدہ نے مسلمانوں کو کیا نقصان پہونچایا" پر تقریر فرمائی۔ جس میں علاوہ اصل مضمون بیان کرنے کے وفات مسیح ناصری کے دلائل بھی بیان کئے۔ اس کے بعد صاحب صدر نے بھی دلچسپ تقریر کی۔ دوسرا اجلاس زیر صدارت ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم ۳ بجے شام شروع ہوا۔ جس میں مولوی عبد الغفور صاحب نے "مصلح دور آخر کے نشانات" پر تقریر کی۔ ان کے بعد مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے معیار صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ تیسرا اجلاس رات کو ½ ۸ بجے زیر صدارت مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل شروع ہوا۔ جس میں ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے "حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت کے کارنامے" بیان فرمائے۔ تقریر عمدہ اور دلچسپ تھی۔ ان کے بعد صاحب صدر نے بھی اسی موضوع پر اپنے انداز میں روشنی ڈالی۔

تیسرے دن پہلا اجلاس شام کے چار بجے زیر صدارت شیخ ظفر حسن صاحب سب انسپکٹر شروع ہوا۔ جس میں مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے "امکان نبوت بعد آنحضرتؐ" پر تقریر فرمائی۔ قرآن اور حدیث سے دلائل پیش کئے۔ بعد ازاں صاحب صدر نے سامعین کو اعتراض کرنے کی اجازت دی سامعین میں سے ایک شخص نے حدیث "لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۲- رجب سنہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ اسلام کا غلبہ

"عیسائیت اسلام کے سامنے سرنگوں ہو رہی ہے"

(ریورنڈ کینن آرزک ٹیلر)

عیسائیوں کے اسلام پر حملے

ایک وقت تھا جب یورپ اسلام پر بڑے زور شور سے حملہ آور ہو رہا تھا۔ یوروپین مصنفین ہر رنگ اور ہر طریق سے اسلام کے خلاف کوشاں تھے۔ دنیا جہان کے عیوب۔ اور ہر قسم کے نقائص اسلام کی طرف منسوب کئے جاتے تھے۔ پادری صاحبان بے شمار دولت اور کثیر التعداد رضاکار مردوں اور عورتوں کی فوج کے ساتھ ہر جگہ اسلام کے مٹانے میں مصروف تھے۔ وہ عیسائیت کو تمام خوبیوں کی جامع قرار دیتے ہوئے عیسائیوں کے دُنیوی عروج کو ثبوت میں پیش کرتے تھے۔ اور علی الاعلان کہتے تھے۔ اسلام کی عیسائیت کے سامنے کوئی ہستی نہیں؛

مسلمانوں کی حالت

اس کے مقابلہ میں مسلمان کہلانے والوں کی حالت نہایت ہی اندوہناک تھی۔ وہ اسلام کی تعلیم اور اس کی خوبیوں سے ناواقف ہونے کی وجہ سے نہایت بری طرح عیسائیت کا شکار ہو رہے تھے ان کے پاس نہ صرف ان اعتراضات اور اتہامات کا کوئی جواب نہ تھا۔ جو عیسائیت کے علمبردار اسلام کے خلاف پیش کرتے تھے۔ بلکہ وہ اپنی بدقسمتی سے ایسے عقائد اختیار کر چکے تھے۔ جن سے اسلام پر عیسائیت کی برتری ثابت ہوتی تھی۔ اور عیسائی ان ہی عقائد کو پیش کر کے مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے میں مصروف تھے۔ اگرچہ مسلمان کہلانے والے لاکھوں اور کروڑوں موجود تھے۔ ان میں مال و دولت رکھنے والے بھی تھے ملکوں پر حکومتیں کرنے والے بھی تھے۔ علماء بھی تھے۔ دین کے راہ نما اور محافظ کہلانے والے بھی تھے۔ لیکن کسی میں اتنی ہمت نہ تھی۔ کہ دُنیا کے سامنے اسلام کو پیش کرنے کی جرأت کرے۔ یا مخالفین کے حملوں سے اسلام کو بچا سکے۔ وہ اسلام جس نے تھوڑی سی مدت میں دُنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی تھی۔ جس نے گڈریوں اور چرواہوں میں اتنی جرأت و ہمت پیدا کر دی تھی۔ کہ انہوں نے بڑے بڑے سلاطین زمانہ کو صداقت اسلام کے سامنے جھکنے پر مجبور کر دیا۔ وہی اسلام نہایت بے کسی اور بے بسی کی حالت میں چاروں طرف سے دشمنوں کے نرغے میں گھرا ہوا تھا۔ اور اس پر سب سے خطرناک حملے عیسائیت کی طرف سے ہو رہے تھے۔ مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہونے والے اور شاندار اسلامی روایات میں پرورش پانے والے یا تو اپنے گھروں میں چھپے ہوئے زندگی کے دن گزار رہے تھے یا پھر عیسائیت کے گڑھے میں گرنے کے لئے مجبور ہو رہے تھے؛

مسلمانوں کے محافظ کی بعثت

مسلمانوں کی یہ حالت عیسائی منادوں اور عیسائیت کو دنیا میں پھیلانے والوں کے حوصلے بڑھا رہی تھی۔ وہ زیادہ سے زیادہ زور شور کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ساز و سامان کے ساتھ حملہ پر حملے کرتے جا رہے تھے۔ اور قریب تھا۔ کہ اسلام کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیتے۔ اور کوئی مسلمان کہلانے والا باقی نہ رہتا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کی حفاظت کا سامان کیا۔ اسلام کو دشمنوں کے نرغے سے چھڑا کر اپنا خوشنما چہرہ دُنیا کو دکھانے کا سامان کیا۔ اور اس محافظ اسلام کو مبعوث کیا جس کی بعثت کی خبر اس نے مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ دی تھی۔ اور بتایا تھا۔ کہ جب اسلام پر نہایت ہی نازک وقت آئے گا۔ تو اس موعود کے ذریعہ دجالی فتنہ کو پاش پاش کر کے اسلام کی حفاظت کی جائے گی۔ عیسائی پادریوں کی شکل میں دجالی فتنہ اپنی انتہا کو پہنچ گیا تھا۔ اور مسلمان کہلانے والوں نے خواہ وہ حکمران تھے۔ یا محکوم۔ جاہل تھے۔ یا عالم۔ عوام تھے۔ یا خواص۔ جہلاء تھے یا علماء سب نے اس کے آگے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ بلکہ ان میں سے بہت سے اس فتنہ میں ممد و معاون بن گئے تھے۔ اسلام نہایت حقیر و ذلیل سمجھا جانے لگا تھا۔ مسلمان کہلانا شرم و ندامت کا موجب بن گیا تھا۔ اور عیسائیت کے سامنے اسلام کے کلیتہً سرنگوں ہو جانے میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہ گیا تھا۔ اس وقت خدا تعالےٰ نے اپنے سچے دین اسلام کی حفاظت کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی پر فخر کرنے والے اور آپؐ کو تمام برکات کا جامع قرار دے کر آپ ہی سے فیض پانے کا دعوےٰ رکھنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا؛

حضرت مسیح موعودؑ کی کامیابی

آپ اسی حالت میں مبعوث ہوئے جس میں خدا تعالےٰ کے دوسرے اولوالعزم انبیاء مبعوث ہوتے رہے۔ یعنی نہایت بے سروسامانی کی حالت میں یکہ و تنہا۔ پھر آپ کو ساری دُنیا کی مخالفت کا نشانہ بننا پڑا۔ اپنے اور پرائے سب آپ کے دُشمن ہو گئے۔ اور آپؑ کے خلاف زور لگانے میں انہوں نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے لاغلبن انا و رسلی کے اٹل قانون کے ماتحت آپ کو ہر میدان میں غلبہ عطا کیا۔ اور آپ کو اسلام کے اندرونی و بیرونی دشمنوں پر ہر میدان میں فتح و نصرت حاصل ہوئی۔ ایسی عظیم الشان فتح کہ آج آپ کے اشد ترین مخالف بھی اس کا اعتراف کر رہے ہیں وہی عیسائیت جو اسلام کو مٹا دینے کے درپے تھی۔ جس کے آگے مسلمان کہلانے والے تمام کے تمام سرنگوں ہو چکے تھے۔ جس کے آہنی چنگل سے اسلام کو بچانے کی کوئی صورت نہ نظر آتی تھی۔ اسی کے متعلق آج موٹے الفاظ میں یہ لکھ رہے ہیں۔ کہ "عیسائیت اسلام کے سامنے سرنگوں ہو رہی ہے۔" (اخبار مدینہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء) اور عیسائی پادریوں کے بیانات سے ثابت کر رہے ہیں۔ کہ "مغربی لوگ اسلام کی برتریت کو ماننے اور اسلامی تعلیم کی عزت کرنے کیلئے دن بدن مجبور ہوتے جا رہے ہیں"

انقلاب عظیم کیونکر ہوا؟

اس انقلاب عظیم کی وجہ اور مغربی لوگوں کا اسلام کی برتری تسلیم کرنے کا باعث بالکل ظاہر ہے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہی ہے۔ کیونکہ جب عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام بالکل نحیف و زار ہو گیا۔ خود مسلمانوں نے سمجھ لیا۔ کہ اب اس کے محفوظ رہنے کی کوئی صورت نہیں۔ تو اس وقت آپ ہی اسلام کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے ہی اسلام کی برتری تمام ادیان پر ثابت کی۔ آپ نے ہی اسلامی تعلیم کی خوبیاں دُنیا کے سامنے پیش کیں اور اس کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب خصوصاً عیسائیت کا ایسا پول کھول کر رکھ دیا۔ کہ کوئی معقولیت پسند انسان ایک لمحہ کے لئے بھی اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ آپ ہی کی قائم کردہ جماعت ہے۔ جس کے سرفروش مجاہد نہایت بے سروسامانی

کی حالت میں عیسائیت کے بڑے بڑے مراکز میں تعلیم اسلام کی خوبیاں مغربی لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اور انہیں عیسائیت کے غار سے نکال کر اسلام کے جھنڈے کے نیچے لا رہے ہیں:۔

حضرت مسیح موعودؑ نے عیسائیت کے سرنگوں ہونے کا سامان مہیا کر دیا

یہ وہ حقیقت ثابتہ ہے۔ جس سے مذہبی دُنیا کے متعلق معمولی سے معمولی واقفیت رکھنے والا کوئی شخص بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اور کرے بھی کیونکر؟ جبکہ تمام اسلامی دُنیا میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی شخص ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جس نے اسلام کی حفاظت کا علم بلند کیا ہو جس نے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی برتری ثابت کی ہو۔ جس نے ایسی جماعت قائم کی ہو۔ جو عیسائی ممالک میں نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کر رہی ہو۔ جو اسلام کی خوبیاں مغربی لوگوں کے سامنے پیش کر کے انہیں اسلام قبول کرنے اور عیسائیت کو ترک کرنے کے کارنامے سرانجام دے رہی ہو۔ جب تمام اسلامی عالم میں جماعت احمدیہ کے سوا کوئی ایسی جماعت نہیں ہے۔ تو لازماً یہ ماننا پڑیگا کہ اب وُہی عیسائیت جو پہلے اسلام کو کھائے جا رہی تھی۔ اسلام کے سامنے سرنگوں ہو رہی ہے۔ تو اسی لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے سرنگوں ہونے کے سامان مہیا کر دیئے۔ اور آپ کے ماننے والے آپ کے مہیا فرمودہ سامان کے ذریعہ یہ انقلاب دُنیا میں پیدا کر رہے ہیں:۔

عیسائی ممالک میں احمدی مبلغ

کون نہیں جانتا۔ کہ یورپ اور امریکہ کے ان ممالک میں جہاں کے ہزاروں مرد عورتیں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے ساری دُنیا میں پھیلی ہُوئی ہیں۔ اور جو لاکھوں۔ کروڑوں روپے عیسائیت کی اشاعت کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ ان میں احمدی مبلغ ہی عیسائیت کو نیچا دکھا رہے ہیں۔ اور باوجود دُنیوی ساز و سامان سے تہی دست ہونے کے اور باوجودیکہ وُہ تنہا ہونے کے اسلام کی برتری۔ اور فضیلت ایسی کامیاب صُورت میں پیش کر رہے ہیں۔ کہ ہزارہا عیسائی حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ اور جو ابھی اسلام میں داخل نہیں ہُوئے۔ وُہ اسلامی تعلیم کی عزت کرنے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں:۔

غیر احمدی مُسلمانوں کی حالت

اس کے مقابلہ میں دوسرے مسلمان اب بھی سرتاپا غفلت میں پڑے ہیں۔ یا اپنے آپ کو عیسائیت کا مقابلہ کرنے اور اسلام کی خوبیاں پیش کرنے کے قطعاً ناقابل پاتے ہیں۔ ان کا عیسائی ممالک میں جا کر اسلام کو پیش کرنا تو رہا ایک طرف۔ ان میں اتنی بھی ہمت نہیں ہے۔ کہ اپنے آپ کو عیسائیوں کے حملوں سے ہی بچا سکیں۔ پھر یہ حالت ان مسلمانوں ہی کی نہیں ہے۔ جو محکوم ہیں۔ بلکہ جو اپنے ملک میں حکمران ہیں۔ ان کی بھی یہی حالت ہے۔ اس کے ثبوت میں ہم اخبار "مدینہ" (۲۸ ستمبر) کے اس مضمون کا اقتباس پیش کرتے ہیں۔ جو اس نے مصر میں مسیحی مشن کی تبلیغی سرگرمیوں کے متعلق قاہرہ کے اخبار "چہرہ نما" سے ترجمہ کر کے شائع کیا ہے:۔

مصری مسلمانوں کی مثال

اخبار "چہرہ نما" لکھتا ہے "ہم گزشتہ مقالہ میں بتا چکے ہیں۔ کہ عیسائی مشن تمام افریقہ میں پھیل چکے ہیں۔ اور خود مصر میں بھی انہوں نے اپنا اڈا جما لیا ہے۔ چنانچہ پورٹ سعید میں انہوں نے ایک مدرسہ قائم کر دیا جس میں لڑکیوں اور لڑکوں کو تعلیم دینا شروع کر دیا۔ اس مدرسہ میں وُہ مسیحی مذہب کی بھی تعلیم دیتے ہیں۔ اور نصرانیت کی تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ جب اس خبر کو شہرت ہوئی۔ تو تمام مصر میں ایک شور و غوغا برپا ہو گیا۔ اور جس طرح شاہی مسجد کے ملاؤں اور اصفہان کے مسلمانوں کا قاعدہ ہے۔ مصر میں بھی ایک گروہ اس طرف اور دوسرا جتھا اس طرف بھاگنے دوڑنے لگا۔ اور ہائے اسلام اور ہائے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا شور مچانے لگا۔ یہاں تک کہ ایک جمعیۃ دفاع اسلام بھی قائم ہو گئی شیخ مصطفےٰ امراغی جو مصر کے روشن خیال عالم ہیں۔ اس کے رہنما ہو گئے۔ اس کی شاخیں بھی اقطاع مصر میں قائم کر دی گئیں۔ اس کے بعد شیخ فراغی اور مدیر روزنامہ البلاغ نے طنطا میں جا کر ایک تقریر کرنے کا بھی ارادہ کر لیا۔ لیکن حکومت مصر نے جلسہ کرنے کی ممانعت کر دی۔ بس وُہ دن اور یہ دن ہے۔ اس معاملہ میں ایک لفظ بھی کسی کی زبان پر نہیں آیا۔ اس غوغا آرائی۔ اور ہنگامہ خیزی کا مآل اور ماحصل صرف اس قدر ہے۔ کہ قاہرہ اور مصر کے مختلف شہروں میں تقریر بازی ہوئی۔ اور معاملہ ختم ہو گیا۔ تاہم مجلس دفاع اسلام نے چندہ مانگنے کے صندوق کھول دیئے۔ اور مقصود یہ تھا کہ بہت سا روپیہ جمع ہو جائے۔ تو یتیم خانے اور دُوسری تعلیم گاہیں قائم کریں تاکہ مسلمانوں کی اولاد عیسائیوں کے پنجۂ فریب میں نہ پھنسے۔ تمام مصری اسلامی پریس نے اس تجویز کی حمایت کی۔ اور اعانت کی ترغیب دی لیکن اس تمام جدوجہد کا ماحصل صرف دس پونڈ چندہ تھا"

"حکومت مصر نے جلسے کرنے اور ہنگامہ برپا کرنے سے جو روکا تو ہمارے نزدیک اس نے بہت اچھا کیا۔ اس لئے کہ زر اعانت جمع کرنے کے لئے ہر عمامہ باز مولوی جس کے پاس علم اور روحانیت کے اعتبار سے بجز عمامہ بزرگ اور ریش مقدس کے اور کوئی متاع نہیں ہوتی۔ اس طرف اور اس طرف۔ اس بستی میں اور اس قریہ میں بھاگنے اور دوڑنے لگتا۔ اور گاؤں والوں سے۔ مزدوروں اور کسانوں سے روپیہ جمع کرنے میں مصروف ہو جاتا۔ اور اس روپے سے اصلی مصرف میں ایک حبہ بھی صرف نہ ہوتا۔ اس کے علاوہ اور کوئی کام نہ ہوتا"۔

عیسائیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی بے بسی

یہ عیسائیوں کے مقابلہ میں مصر کے مسلمانوں کی حالت ہے۔ جو اپنے ملک میں آپ حکومت کر رہے ہیں۔ جن کے ہاں مشہور عالم ازہر یونیورسٹی ہے۔ جہاں بڑے بڑے علماء اور فضلاء پائے جاتے ہیں۔ جب ان لوگوں میں اپنے ملک میں عیسائی مشنریوں کا مقابلہ کرنے کی جُرأت نہیں تو اس بارے میں دوسرے ممالک کے مسلمانوں کی حالت کا بھی بآسانی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وُہ مغربی ممالک میں جا کر مغربی لوگوں کے سامنے اسلام کی برتری اور اسلامی تعلیم کی عزت قائم کرنے کی کس قدر اہلیت رکھتے ہیں:۔

اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی ناکامی

یہ مقدس کام خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت ہی کر رہی ہے اور اسی کی کوششوں کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ عیسائی پادری عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی برتری کا اعتراف کرنے لگے۔ اور اپنی ناکامی کا رونا رو رہے ہیں چنانچہ ریورنڈ کینن آئزک ٹیلر نے انگلستان کی گرجا کانگریس کے اجتماع میں جو تقریر کی اور جسے "ٹائمز آف لنڈن" نے شائع کیا ہے۔ اس میں انہوں نے کہا:۔

"بعض مقامات اور حصص میں عیسائیت اسلام کے سامنے سرنگوں ہو رہی ہے۔ اور اسلامی قوموں کو عیسائی بنانے کی تمام کوششیں بے کار ثابت ہو رہی ہیں۔ صرف یہی نہیں۔ کہ ہمیں کامیابی نہیں ہو رہی ہے۔ بلکہ ہماری اپنی حالت روز افزوں تنزل پر ہے"

عیسائی اسلام کی خوبیوں کا اعتراف کرنے لگے

ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اس کی وجہ ریورنڈ موصوف بیان کرتے ہوئے عیسائیت پر اسلام کی برتری کا اعتراف یوں کرتے ہیں:۔

"اسلام میں جو خوبیاں ہیں۔ ان کو پست نسلوں کو سمجھانے کیلئے پرہیزگاری۔ صفائی۔ پاکدامنی۔ عدل۔ استقلال ہمت۔ فیاضی۔ تواضع مہمان نوازی۔ صداقت۔ توکل اور تابعداری کہا جا سکتا ہے۔ ان افضل خوبیوں کو پیدا کرنا۔ اور مہلک گناہوں سے پرہیز کرنا سکھایا جاتا ہے۔ عیسائیت کا اصول برادری سب سے اعلیٰ ہے۔ لیکن اسلام اس کو عملی صورت میں پیش کرتا ہے۔ اور تمام مسلمانوں کو مساوی درجہ دیتا ہے۔ یہی سب سے بڑی رشوت اور لالچ ہے۔ جو اسلام دیتا ہے۔ ایک نو مسلم فوراً دنیا کی سب سے بڑی سوشل برادری میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور پندرہ کروڑ کی برادری کا ایک رکن ہو جاتا ہے۔ ایک نو عیسائی کو مساوی درجہ حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن اسلامی برادری حقیقی برادری ہے۔ ہم مساوی درجہ اور برادرانہ برتاؤ کا دعوےٰ کرتے ہیں لیکن روزانہ زندگی میں اور عملی حیثیت سے ہم کچھ بھی نہیں کرتے" (مدینہ یکم اکتوبر)

مُسلمانوں سے

ایک بہت بڑے پادری کی زبان سے انگلستان کی گرجا کانگریس کے اجتماع میں اس طرح عیسائیت پر اسلام کی برتری کا اعتراف ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہُوئے جن میں سے اسلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور عیسائی ممالک میں احمدیہ تبلیغی مشن قائم ہونے سے پہلے گزر رہا تھا۔ کوئی معمولی انقلاب نہیں ہے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب کس طرح اسلام کو غلبہ حاصل ہو رہا ہے۔ کاش اسلام سے محبت رکھنے والے .. اور مسلمان [illegible] تبلیغی [illegible]

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو

از حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب

فرمودہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۳ء

یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفسٌ ما قدمت لغد۔ واتقوا اللہ ان اللہ خبیرٌ بما تعملون۔ ولاتکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم۔ اولٰئک ھم الفاسقون (سورۃ الحشر پ ۲۸)

تشہد اور آیات مندرجہ بالا کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

چند آدمی

مقرر تھے۔ جو نماز پڑھایا کرتے ۔ ان میں میرا نام بھی تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تشریف نہ رکھتے تھے۔ تو سید محمد احسن صاحب نماز پڑھاتے۔ اور اگر وہ بھی نہ ہوتے۔ تو میں نماز پڑھایا کرتا۔ ایک دفعہ اتفاق ایسا ہوا۔ کہ میں سخت بیمار ہو گیا۔ چلنے پھرنے سے معذور تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا علم نہ تھا

جمعہ کا دن

تھا۔ حضرت مولوی صاحب خلیفہ اول رضٰ کسی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا۔ سرور شاہ کو بلاؤ۔ میری حالت اس وقت ایسی تھی۔ کہ مجھ میں طاقت نہ تھی کہ میں چل سکتا۔ مگر چونکہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم

تھا۔ اس لئے میں نے عذر کرنا بھی مناسب نہ سمجھا۔ اور بڑی مشکل سے مسجد میں پہنچا۔ اس وقت میں نے انہی آیات کو خطبہ میں پڑھا۔ اور جو کچھ میں نے اس وقت بیان کیا تھا۔ وہی اب بھی بیان کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ مناسبت یہ بھی پیدا ہو گئی ہے۔ کہ میں چند دنوں سے نزلہ اور زکام کی وجہ سے بیمار ہوں۔ اور اتفاق سے آج کمر میں ایسا درد ہو رہا ہے۔ کہ میں بغیر سہارے بیٹھ نہیں سکتا۔

دیکھو مومن کہلانا اور مومن بن جانا آدمی کے ذمہ بہت سی ذمہ واریاں لگا دیتا ہے۔ ایک

معمولی افسر کا کارندہ

بھی اگر کوئی آدمی بن جائے۔ تو پہلے اگر وہ شریف ہو گا۔ تو اس امر سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ اس کا افسر اسے دیکھتا ہے یا نہیں وہ خود خیال رکھے گا۔ کہ جب میں کارندہ ہوں۔ تو افسر خواہ مجھے چوکس کرے یا نہ کرے مجھے آپ ہی کام کو نہایت عمدگی سے سرانجام دینا چاہیئے۔ اور اگر وہ ایسی شرافت نہیں رکھتا۔ تو خصوصیت سے ایسے مواقع پر جبکہ افسر اسے دیکھ رہا ہو۔ اسے چوکس ہونا پڑتا ہے۔ اور اگر وہ اس سے بھی کم شرافت رکھتا ہو۔ اور افسر کے دیکھنے کے باوجود کام نہ کرتا ہو۔ تو جب حاکم اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہے۔ کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ تو چوکس ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ اس حالت میں بھی چوکس نہ ہو۔ تو وہ اپنے افسر کی نظر سے گر جاتا۔ اور کام سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ میں نے جو آیات پڑھی ہیں۔ ان میں اللہ تعالےٰ نے یہی طریق اختیار کیا ہے۔ پہلے تو فرمایا یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ۔ اے ایمان والو میں تمہارے ذمہ یہ کام لگاتا ہوں۔ کہ تم

اللہ تعالےٰ کا تقوےٰ

اختیار کرو۔ تقوےٰ کوئی ایسی چیز نہیں۔ کہ ہم ایک وقت اختیار کر کے یہ خیال کریں۔ کہ چلو اب ہم فارغ ہو گئے۔ بلکہ تقویٰ ایسی

کٹھن منزل

ہے۔ کہ زندگی کی کوئی حالت ایسی نہیں۔ جس میں اس کی ضرورت نہ ہو۔ انسان کو اللہ تعالےٰ نے ایسا بنایا ہے۔ کہ زندگی کے کسی پہلو میں بھی وہ آزاد نہیں۔ خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے۔

ایحسب الانسان ان یترک سدیً کیا انسان اپنی بناوٹ پر نظر کرتے ہوئے یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ ہم اسے آزاد رہنے دیں گے۔ آپ لوگ اس وقت یہاں بیٹھے ہیں۔ مگر یہ نہیں۔ کہ آزاد ہیں۔ بلکہ پابندی کے ماتحت ہیں۔ کیونکہ جب خدا تعالےٰ کا ذکر ہو رہا ہو۔ اور خطبہ بھی اسی کا ذکر ہے۔ تو اس وقت کے لئے حکم ہے کہ فاستمعوا لہٗ وانصتوا یعنی خاموشی سے متوجہ ہو کر سنو۔ کبھی

عام مجلس

میں بیٹھے ہوں۔ تو حکم ہے۔ المجالس بالامانۃ یعنی مجلس میں اگر تم مشورہ دو۔ تو امانت سمجھ کر دو۔ اور اگر کوئی راز معلوم ہو تو مجلس سے باہر اس کا افشاء نہ کرو۔ پھر

مجلسی آداب

کا خیال رکھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ کہ اگر کوئی آئے۔ تو اسے جگہ دو۔ فافسحوا فی المجالس مجلس کو کھول دو۔ غرض کوئی حالت ہو کسی لمحہ انسان کو آزاد نہیں چھوڑا گیا۔ سیر کے لئے اگر ہم باہر نکلیں۔ تو اس وقت بھی آزاد نہیں۔ بلکہ حکم ہے۔ فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین۔ یہ دیکھو کہ اللہ تعالےٰ کے

رسولوں کو جھٹلانے والوں کا انجام

کیا ہوا۔ غرض ہر ایک موقع پر یہ سمجھتے ہوئے کہ میرے آقا کا اس لائن میں یہ حکم ہے۔ اگر میں اسے بجا لاؤں گا۔ تو وہ ناراض ہو گا۔ اور اگر بجا لاؤں گا۔ تو خوش ہو گا۔ جب انسان اس طرح احکام بجا لاتا ہے۔ تو اسے عربی زبان میں تقوےٰ کہا جاتا ہے۔ اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ کوئی وقت ایسا نہیں۔ جس میں ہم فارغ ہوں بلکہ

ہر وقت کے لئے کوئی نہ کوئی حکم

ہے۔ جس پر عمل کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود دکھایا۔ جب آپ صبح سویرے اٹھتے اور آسمان پر نظر پڑتی۔ تو آپ فرماتے۔ ربنا ما خلقت ھٰذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار۔ اے خدا تو نے اس کائنات کو رائگاں نہیں بنایا۔ تو پاک ہے ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ پھر اس آئت سے پہلے بتایا۔ کہ مومن کا یہی کام ہے۔ کہ وہ

زمین و آسمان میں تفکر

کرے۔ یتفکرون فی خلق السمٰوات والارض۔ جو بھی خدا تعالےٰ نے زمین و آسمان میں پیدا کیا ہے۔ اس پر وہ تدبر کرتے۔ اور

مادیات سے اللہ تعالےٰ کی طرف نظر

پھیرتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہماری آنکھوں کے سامنے جو بھی چیز آئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس سے اپنی نظر بڑھا کر خدا تعالےٰ

کی طرف سے جائیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب پاخانہ جاتے۔ تو وہ چونکہ گند ہے۔ اس لئے وہاں کے مناسب حال دعا کرتے۔ اور کہتے خدایا مجھے خبث اور خبائث سے بچا۔ جب قضائے حاجت سے فارغ ہو جاتے۔ اور گند دور ہو جاتا۔ تو جسمانی گند کے دور ہونے کے ساتھ ہی آپ کو

روحانی گند

کا خیال آجاتا۔ اور فرماتے۔ غفرانک یعنے اے خدا تو ہی روحانی گندوں کو دور کر سکتا ہے۔ تیری بخشش اور غفران کی ضرورت ہے۔ وضو کرتے تو ساتھ ہی دعائیں کرتے۔ مونہہ دھوتے تو فرماتے۔ اللھم بیض وجھی بنورک یوم تبیض وجوہ اولیاءک ولا تسود وجھی بذنوبی یوم تسود وجوہ اعداءک یعنے جس دن تیرے دوستوں کے مونہہ سفید ہونگے اس دن میرا مونہہ بھی سفید رکھنا۔ اور اپنے ان دشمنوں کی طرح نہ بنانا جن کے مونہہ اس روز سیاہ ہوں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کتنی بلند شان تھی۔ مگر

خدا تعالےٰ کا غنار ذاتی

آپ ہر لحہ مد نظر رکھتے۔ داہنا ہاتھ دھوتے تو کہتے۔ اے اللہ اعمال نامہ میرے داہنے ہاتھ میں دینا۔ بایاں ہاتھ دھوتے تو کہتے اے خدا ان شقی لوگوں میں سے نہ بنانا جن کے بائیں ہاتھ میں کتاب دی جائے گی۔ پاؤں دھوتے تو کہتے اللھم ثبت قدمی علی الاسلام اے اللہ

اسلام پر ثباتِ قدمی

عطا فرمایا۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعائیں تلاش کیں۔ تو نہایت ہی مناسب حال۔ یہاں تک کہ جب آپ بلندی سے اترتے۔ تو پستی چونکہ ایک نقص ہوتا ہے۔ اس لئے آپ اس موقعہ پر بھی خدا کو یاد کرتے۔ اور فرماتے سبحانک پستی ذلت کی جگہ ہے۔ مگر اے خدا تو وہ ہے۔ جو سب نقصوں سے پاک ہے پھر بڑائی تکبر کا موجب ہوتی ہے۔ اس لئے اونچی جگہ پر جب آپ چڑھتے تو پھر خدا کو یاد کرتے اور فرماتے۔ اللہ اکبر۔ کوئی بڑا کیا بنے گا۔ میرا مولےٰ سب سے بڑا ہے۔ غرض خدا تعالےٰ نے کتاب ہم کو ایسی دی۔ جس میں کوئی زندگی کا پہلو ایسا نہیں چھوڑا۔ جس میں خدا تک پہنچنے کے لئے سبق نہ دیا گیا ہو۔ اور رسول ایسا دیا۔ جس نے

ہر ذرہ سے سبق

حاصل کیا۔ اور ایسی دعائیں سکھائیں جو انسان کی قلبی اصلاح کا موثر ذریعہ ہیں۔ میں نے یہ یونہی نہیں کہہ دیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں کتاب ایسی دی۔ جس نے ہماری

زندگی کے ہر پہلو کے لئے ہدایات

جاری کی ہیں۔ بلکہ اس کے ثبوت موجود ہیں۔ دیکھو سورۂ فاتحہ قرآن مجید کا متن اور خلاصہ ہے۔ ہر مومن اسے نماز کی ہر رکعت میں دہراتا ہے۔ اس میں پہلے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ گویا کوئی اللہ ہے۔ جو غائب ہے۔ پھر مومن الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اب خدا سے اسے کچھ واقفیت ہوگئی ہے۔ اور وہ یہ جاننے لگ گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ بڑی تعریفوں والا ہے۔ پھر رب العالمین کہتا ہے۔ یعنی خدا سب جہانوں کی ربوبیت کرتا ہے۔ درحقیقت اگر ہم غور کریں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ

ہر چیز ہماری پرورش کیلئے

ہی پیدا کی گئی ہے۔ ہوا۔ سورج۔ زمین۔ پانی یہ سب چیزیں ہمارے لئے ہی پیدا کی گئیں۔ تو رب العالمین کہہ کر ہم یہ اقبال کرتے ہیں۔ کہ جن چیزوں پر ہماری زندگی موقوف ہے۔ ان سب کا رب وہی ہے۔ اور اگر کسی کا احسان ہے۔ تو اسی خدا کا جس نے ان تمام چیزوں کو بنایا۔ پھر ہم اپنے آپ کو دیکھتے۔ اور غور کرتے ہیں۔ کہ کیا ہمارا حق تھا۔ کہ وہ ہمارے لئے اتنا کچھ سامان کرتا۔ اس پر ہمیں بے اختیار کہنا پڑتا ہے۔ الرحمن وہ

بغیر استحقاق کے دینے والا

ہے۔ اسی لئے اس نے ہمیں یہ تمام نعمتیں عطا فرمائیں۔ مگر لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ وہ بن مانگے تو دے دیتے ہیں۔ اور اگر ان سے سوال کیا جائے۔ تو وہ چڑ جاتے ہیں۔ لیکن فرمایا۔ خدا الرحیم ہے۔ وہ کسی کی محنت کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ جو اس سے مانگتا ہے۔ اسے بھی دیتا ہے۔ اس کے بعد ہم ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتے ہیں۔ اس موقعہ پر وہی خدا جو پہلے غائب تھا۔ اب سامنے آجاتا ہے۔ اور ہم کہتے ہیں۔ مولےٰ ہم سب تیری ہی عبادت کرتے۔ اور تیری ہی مدد کے محتاج ہیں اس طرح قرآن مجید نے بتایا۔ کہ

غائب خدا کو مخاطب

اگر تم کر سکتے ہو۔ تو اسی کتاب کے ذریعہ۔ پس جب خدا تعالےٰ نے ہمیں ایسی کامل کتاب اور کامل رسول عطا فرمایا۔ تو اب ہمارے لئے کونسا عذر ہو سکتا ہے۔ سوائے اس کے کہ ہم اپنی غفلت سے

عبادات میں کوتاہی

کریں۔ مومن کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی کتاب اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہے۔ اور مان لینے کا یہی مطلب ہوتا ہے۔ کہ وہ اقرار کرتا ہے۔ کہ میں

احکام کے مطابق عمل

کروں گا۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ۔ اے ایمان والو ہر حالت میں خدا تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ پھر ساتھ ہی بتایا۔ کہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد یعنے اپنے

اعمال کی پڑتال

کیا کرو۔ اور دیکھا کرو۔ کہ تم نے کل کے لئے کیا کیا۔ ہم میں سے ہر شخص اپنے اعمال کو خوب جانتا ہے۔ اس لئے وہ دیکھ سکتا ہے۔ کہ وہ اس حکم پر کس حد تک عمل کرتا ہے۔ اور کس حد تک اللہ تعالےٰ کے نشانات سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

نبی کا زمانہ

ایسی عجیب نعمت ہوتی ہے۔ کہ اس میں خدا تعالےٰ کی طرف سے اپنی قدرتیں اور طاقتیں دکھانے کے لئے

نشانات کا سیلاب

امڈا چلا آتا ہے۔ ان نشانوں کو دیکھ کر بھی جو شخص اللہ تعالےٰ کی طرف نظر نہیں اٹھاتا۔ وہ بہت معتوب ہوتا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو۔ تو یہ پڑھنا مسنون ہے۔ انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفا وما انا من المشرکین بعض اسے پہلے پڑھتے۔ اور پھر نماز شروع کرتے ہیں۔ اور بعض نماز شروع کر کے سب سے پہلے اسے پڑھتے ہیں۔ بہر حال حدیث میں آتا ہے کہ جب انسان اللہ اکبر کہتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کی طرف سے جو فرشتے مقرر ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ کیا اس کے دل میں بھی

خدا تعالےٰ کی بڑائی

ہے۔ یا محض الفاظ اس کی زبان سے نکل رہے ہیں۔ اگر اللہ اکبر اس کے دل سے نکلا۔ تو خدا تعالےٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے۔

صدق عبدی

میرے بندے نے سچ کہا۔ اور اگر وہ دل سے نہ کہے۔ تو خدا تعالےٰ کہتا ہے

کذب عبدی

میرے بندے نے جھوٹ کہا۔ اس کے دل میں میری کوئی بڑائی نہیں۔ ہر ایک کی ایک شان ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی بہت سی شانیں ہیں۔ جن میں سے ایک اس کی

محبوبانہ شان

بھی ہے۔ وہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور محبوبیت کے اوصاف سب سے زیادہ اس میں پائے جاتے ہیں۔ محبوب بننے کی دو ہی وجہیں ہوتی ہیں۔ یعنی

حُسن یا احسان

حسن ذاتی خوبی کو کہتے ہیں۔ اور احسان اس خوبی کو جو دوسرے کو فائدہ پہنچائے۔ خدا تعالےٰ جیسی خوبیاں کسی میں نہیں۔ اور خدا تعالےٰ جیسا محسن بھی کوئی نہیں۔ پس وہ سب سے زیادہ محبوبیت کی شان رکھتا ہے۔ لیکن جب وہ محبوبیت کی شان دکھانا چاہے اور لوگ اس کی قدر نہ کریں۔ تو اس کی ناراضگی بھی بہت سخت ہوتی ہے

نزول کا جو وقت ہوتا ہے اس میں خدا تعالیٰ اپنی محبوبیت کی شان ظاہر کرتا ہے اسی لئے وہ نشانات کی ایسی بارش شروع کر دیتا ہے کہ ہر ذرہ اس کے حسن کو ظاہر کرنے لگ جاتا ہے۔ اس وقت جو لوگ ان نشانات کی قدر نہیں کرتے۔ وہ

محبوب کی نگاہ میں حقیر

سمجھے جاتے ہیں۔ تصوف کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ ایک قاضی کے سامنے ایک دفعہ کوئی عورت آئی۔ جس نے درخواست کی۔ کہ میرا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا ہے۔ مگر میری جیسی عورت پر دوسری شادی کرنا اس کے لئے مناسب نہیں۔ قاضی نے کہا تو نادان ہے۔ خدا تعالےٰ نے جب مردوں کو چار تک بیویاں کرنے کی اجازت دی ہے۔ تو دوسری شادی سے اسے کس طرح روکا جا سکتا ہے۔ اس نے پھر کہا مجھ پر دوسری شادی کرنا ہرگز مناسب نہیں۔ قاضی نے اسے پھر ملامت کی اس نے پھر کہا کہ میرے جیسی عورت پر دوسری شادی کرنا ہرگز درست نہیں۔ قاضی نے پھر اصرار کیا۔ تو عورت نے غصہ میں اپنا برقع چہرہ سے ہٹا دیا۔ اور قاضی کے سامنے اپنا مونہہ ننگا کر دیا۔ اس عورت کو خدا تعالےٰ نے بہت حسن دیا تھا۔ دیکھتے ہی قاضی کے مونہہ سے بے ساختہ نکلا۔ واللہ تیرے جیسی عورت پر دوسری شادی کرنا ہرگز درست نہیں۔ اس موقعہ پر

ایک بزرگ

بھی مجلس میں بیٹھے تھے۔ انہوں نے جونہی قاضی کے مونہہ سے یہ بات سنی۔ غش کھا کر گر گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب انہیں ہوش آیا۔ تو لوگوں نے انہیں پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا۔ جب اس عورت نے اپنا حسن ظاہر کیا۔ اور قاضی صاحب کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ واللہ تیرے جیسی حسین عورت پر دوسری شادی کرنا مناسب نہیں۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر اپنا جلوہ ظاہر کیا اور کہا اگر ایک عورت اپنے حسن کی وجہ سے اس بات کی مستحق ہے۔ کہ اس پر دوسری شادی نہ کی جائے تو کیا

میرے جیسا محبوب

اس بات کا مستحق نہیں۔ کہ میرے سوا کسی دوسرے کو معبود نہ سمجھا جائے۔ پس یہ بالکل صحیح بات ہے کہ خدا ایسا حسن رکھنے والا ہے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کا ایک شیدا ہے۔ وہ ایسا حسن رکھنے والا ہے۔ کہ سارے انبیاء اس کے شیدا ہیں۔ اور پھر اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے جو

روحانی پیشوا

بھیجا۔ وہ بھی اسی حسن پر فدا ہے۔ اور انہیں جو کچھ کمال حاصل ہوا۔ اسی عشق کی وجہ سے حاصل ہوا۔ پس کیا ہی

بد قسمت انسان

ہے۔ وہ جو اللہ تعالیٰ کے متواتر اور چمکتے ہوئے نشانات دیکھے اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف نہ دوڑے۔

بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ دوسروں کو حق پہنچتا ہے وہ انہیں نہ مانیں مگر جس پر وہ بات گذری ہو۔ اگر وہ اسے بیان کر دے تو حرج بھی نہیں ہوتا۔ مجھ پر خدا تعالیٰ نے یہ بات کھولی ہے اور میں

حلفیہ بیان

کرتا ہوں۔ کہ پیغامیوں کو جو ٹھوکر لگی اس کی بھی یہی وجہ ہے اگر وہ

خدا تعالےٰ کے نشانوں کی قدر

کرتے۔ ان نشانوں کی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ تو وہ ٹھوکر نہ کھاتے۔ یہ میرا ذاتی خیال نہیں۔ بلکہ خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ وہ اسی بے قدری کی وجہ سے اس ٹھوکر کا شکار ہوئے۔ خدا تعالےٰ کے انبیاء کے نشانات ایسے نہیں ہوتے کہ انکی قدر نہ کی جائے وہ ایسے بھی نہیں ہوتے کہ ختم ہو جائیں۔ بلکہ ان کا

لمبا سلسلہ

چلتا ہے اور جو عقل و سمجھ رکھنے والے ہوں انہیں نظر آ جاتے ہیں۔ مثلاً اسی وقت دیکھ لو۔ کوئی مخالف اس کو نشان سمجھے یا نہ لیکن۔ اگر غور کیا جائے تو حقیقتاً یہ ایک

بہت بڑا نشان

نظر آئے گا۔ حال میں ہمارا یوم التبلیغ تھا۔ مسلمانوں نے اس کے مقابلہ میں مخالفت کا پورا پورا تہیہ کیا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ بعض اخبارات نے مجت کے اظہار میں ہمیں تبلیغ سے روکا۔ اور کہا کہ ایسا مت کرو۔ لوگوں کی مخالفت بہت بڑھی ہوئی ہے فتنہ پیدا ہو گا۔ یہاں تک کہ آخری مضمون میں لکھا۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے۔ یوم التبلیغ کی مخالفت میں کس قدر وسیع پیمانہ پر کوششیں ہو رہی ہے۔ یہ گویا دھمکی تھی۔ مگر

خدا تعالےٰ کا ہاتھ

دیکھو۔ دشمن کی کوششیں کہاں گئیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک تازہ نشان ہے جو اس نے دکھایا ورنہ ہماری جماعت دنیا کے سامنے

آٹے میں نمک کے برابر

بھی نہیں۔ وہ حملوں کی کیا برداشت کر سکتی ہے۔ لیکن خدا کے ہاتھ نے محفوظ رکھا۔ اسی طرح ہم رات دن اللہ تعالیٰ کے نشانات کو دیکھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے نتائج کو ہی اگر اکٹھا کیا جائے۔ تو ایسے نشانات ہزاروں سے متجاوز ہو کر لاکھوں تک پہنچ جائیں گے۔ یہ وہ نشانات ہیں۔ جو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ اب اگر ہم ان

نشانات سے فائدہ

نہ اٹھائیں اور ان پر سے یونہی گذر جائیں۔ تو کس قدر بد قسمتی ہو گی۔ دیکھو خدا تعالیٰ قرآن شریف میں بعض لوگوں کی اس لئے مذمت کرتا ہے۔ کہ وہ نشانات سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ فرماتا ہے یمرّون علیھا۔ پس ان آیات میں جو میں نے تلاوت کیں۔ پہلے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اتقو اللہ۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ پھر دوبارہ متوجہ کیا اور فرمایا۔ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ ہر شخص دیکھ لیا کرے کہ وہ کس قسم کے اعمال کر رہا ہے۔ پھر فرمایا۔ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ یہاں خبیر بما تعملون۔ کہنے سے

اللہ تعالیٰ کا منشاء

یہ نہیں۔ کہ وہ بتائے اللہ تعالیٰ خبیر ہے کیونکہ یہ بات تو ایمان لانے کے ساتھ ہی ہر مومن مانتا ہے۔ بلکہ اس سے مراد یہ بتاتا ہے کہ خدا تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ تم سوچ سمجھ کر عمل کیا کرو اس کے بعد سمجھانے کا بظاہر اور کوئی طریق نہ تھا مگر فرمایا۔ کچھ لوگ تمہارے سامنے ہیں ان سے عبرت حاصل کرو۔ نسو اللہ۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کو بھلا دیا۔ حالانکہ

خدا تعالیٰ کی قدرت نمائیاں

ان کے سامنے تھیں مگر انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا۔ وہ دنیا کی چیزوں سے حظ اٹھاتے مگر خدا کو نہ دیکھتے۔ تب خدا تعالیٰ نے ان کو یہ سزا دی کہ فانسٰھم انفسھم۔ وہ اپنے نفسوں کو بھول گئے۔ کیا یہ بھوننا نہیں کہ انسان

اشرف المخلوقات

ہو۔ مگر اس کی حالت یہ ہو کہ وہ ارزل المخلوقات پتھر کے آگے جس پر پاخانہ پھرا جا سکتا اور اسی سے نجاست کو دور کیا جا سکتا ہے اپنا سر جھکائے اور اسے اپنے معبود سمجھے۔ پس اگر خدا کو کوئی شخص بھلا دیتا ہے تو اسے اس سزا کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے یعنی جو خدا کو بھلائیگا وہ خود اپنے نفس کو بھی بھول جائے گا اور ذلیل و رسوا ہو جائے گا۔

میں دوستوں کو اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے

ایک نبی کا زمانہ

عطا فرمایا ہے اور محض اس کے فضل سے ہم اس کے دارالخلافہ میں جمع ہیں۔ ہم رات دن اس کے جانشینوں کی باتیں سنتے ہیں پھر بھی اگر ہم ویسے کے ویسے رہیں۔ جیسے دوسرے لوگ ہیں تو ہمیں یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم نمازیں پڑھتے ہیں فلاں کام کرتے ہیں یہ کسی کام نہیں آئینگے بلکہ یہ کام کرتے ہوئے آدمی گر جاتا ہے۔

پیغامیوں کی مثال

آپ لوگوں کے سامنے ہے۔ پس ہمیں بہت ہی محتاط رہنا چاہیئے خدا تعالیٰ کے نشانات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور تقویٰ کی راہیں ع

ع۔ جو بتائی گئی ہیں ان پر چلنا اور خدا تعالےٰ کے نشانوں کی قدر کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ لوگوں کو اسی کی توفیق عطا فرمائے۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

احمدی مبلغین کی شاندار تبلیغی خدمات

حبشی مسلمانوں میں دین کیلئے حیرت انگیز جذبہ قربانی و ایثار

میں جب سے قادیان سے اس جگہ آیا ہوں۔ کوئی خط الفضل میں اشاعت کے واسطے نہیں بھیج سکا۔ اب مختصر طور پر قادیان سے روانگی سے لے کر اس وقت تک کے حالات عرض کرتا ہوں۔

پہلی مرتبہ افریقہ میں

خاکسار کو پہلی مرتبہ افریقہ آنے کا ارشاد ۱۹۲۲ء میں ہوا تھا۔ چنانچہ میں ۲۳ر جنوری ۱۹۲۲ء کو قادیان سے روانہ ہو کر اپریل ۱۹۲۲ء میں لیگوس کی بندرگاہ پر جہاز سے اترا۔ اور آٹھ سال تبلیغ اسلام کرنے کے بعد ۲۷ر جنوری ۱۹۳۰ء کو قادیان دار الامان میں واپس پہنچا۔

دوسری مرتبہ افریقہ میں

قریباً تین برس قادیان کی مقدس بستی میں بسر کرنے کے بعد عاجز کو پھر افریقہ روانہ ہو جانے کا ارشاد ہوا۔ چنانچہ ۲ر فروری ۱۹۳۳ء کو اس ارشاد کی تعمیل میں پھر قادیان سے روانہ ہوا۔

پہلی اور دوسری روانگی میں فرق

عاجز کی پہلی اور دوسری روانگی میں ایک بڑا فرق تھا۔ پہلی مرتبہ میرے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مسجد مبارک میں صبح کی نماز کے بعد اپنے دست مقدس سے میرے واسطے ایک لائحہ عمل تحریر فرمایا۔ اور میرا ہاتھ اپنے دست مقدس میں لیکر میرے واسطے دعا فرمائی۔ پھر میں خاموشی کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ وہ دعا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے میرے لئے فرمائی۔ اس کا اثر میں نے ہمیشہ محسوس کیا۔ اور میرا ایمان ہے۔ کہ یہی دعا تھی جس نے میری نالائقی اور پر آلائش زندگی کے باوجود سال مجھ سے خدمت اسلام لی۔ اور ہزاروں نفوس کو میرے ذریعہ حلقہ بگوش اسلام بنا دیا۔ ورنہ من آنم کہ من دانم

دوسری مرتبہ کا نظارہ اس سے جداگانہ تھا۔ اب قادیان سے ریل گاڑی چلتی ہے۔ اور اب قادیان سے باہر جانے والوں کو اس شاہراہ پر چلنے کا موقعہ نصیب نہیں ہوتا۔ جو مدت ہائے دراز تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یخ شمیق کی پیشگوئی کو پورا کرتی رہتا ہے۔ بلکہ اب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قادیان کی ترقی کے متعلق پیشگوئی کو ریل کی صورت میں پورا ہوتا دیکھ کر خدائے قدوس کے آستانہ پر سجدات شکریہ بجا لانے کا موقعہ ملتا ہے۔ اب کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خادم کی اس طرح عزت افزائی فرمائی۔ کہ ریلوے سٹیشن پر دعا اور معانقہ فرما کر روانہ فرمایا

پھر پہلی مرتبہ میں اکیلا تھا۔ مگر اب کے لنڈن یعنی نصف منزل تک میرے محب قدیم مولانا درد صاحب میرے رفیق سفر تھے۔ جن کی معیت میں سفر ایسی خوشی میں کٹا۔ جو طاقت بیان سے باہر ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ پھر اپنی ذات کے لحاظ سے میں پہلی مرتبہ اپنی ذمہ واریوں کے احساس سے بالکل کورا تھا۔ مگر اب میں اپنی ذمہ واریوں کو خوب سمجھتا تھا۔ اور جہاں پہلی مرتبہ ناواقفیت کی وجہ سے سفر شاید ایک عجوبہ کا رنگ رکھتا تھا۔ اب کے ذمہ واریوں کے احساس کے بوجھ سے دل ڈوبا جاتا تھا۔

قاہرہ میں احمدیوں سے ملاقات

غرض ہم ۲ر فروری کو قادیان سے روانہ ہو کر ۴ر فروری کو بمبئی سے نارکنڈا نامی پی اینڈ او کمپنی کے جہاز میں سوار ہوئے۔ اور ۱۸ر فروری کو لنڈن پہنچے۔ راستہ میں ٹامس کک کے انتظام کے ماتحت مجھے قاہرہ جانے کا موقعہ بھی مل گیا۔ فرعون موسےٰ کی نعش کو قاہرہ کے عجائب خانہ میں دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ گائیڈ نے ایک نعش دکھلائی بھی۔ جو فرعون موسےٰ کی بتلائی۔ مگر اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ حقیقت کیا تھی۔ برادران شیخ محمود احمد صاحب عرفانی اور مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندھری و جماعت قاہرہ کے اراکین سے ملنے کی داستان نہایت عجیب اور محبت بھری ہے۔ مگر اس کے بیان کرنے کا یہاں موقعہ نہیں؛

سرالیون میں ورود

لنڈن پہنچ کر افریقہ کے جہاز کے واسطے انتظار کرنا تھا۔ یہ انتظار کے دن بیماری میں گذرے۔ بالآخر ۱۵ر مارچ کو وہاں سے روانہ ہو کر میں سرالیون پہنچا۔ لنڈن سے آتے ہوئے سب سے پہلی ویسٹ افریقن کالونی سرالیون کی ہے۔ وہاں پر ایک وقت پیغامیت نے اپنا اڈا جمانا چاہا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے ۱۹۲۹ء میں اس بت کے توڑنے کی مجھے توفیق بخشی۔ اور پھر پیغامیت نے ادھر کا رخ نہیں کیا۔ چند دن وہاں قیام رہا۔ پرانے دوستوں سے ملاقاتیں کیں۔ اخبارات میں بعض مضامین دئے۔ مکان پر متلاشیان حق اور سائلین کا تانتا بندھا رہتا۔ سارا دن اور رات کا بیشتر حصہ تبلیغ احمدیت میں گذرتا؛

گولڈ کوسٹ میں ورود

سرالیون سے روانہ ہو کر ۴ر اپریل کو میں گولڈ کوسٹ پہنچا برادر عزیز مولوی نذیر احمد صاحب اور مشن کے مخلص جنرل سکرٹری میرے قدیم رفیق کارمسٹر بنیامین بندرگاہ پر میرے تار کے مطابق پہنچے ہوئے تھے۔ وہاں سے چل کر میرے پرانے مخلص سندھی دوست مسٹر وسیامل جنہوں نے نہایت مشکل اوقات میں میری نہایت فیاضانہ امداد کی۔ ان کی دکان پر پہنچے۔ دن بھر وہاں آرام کر کے شام کے قریب سالٹ پانڈ پہنچے۔ احباب جماعت و سکول کے بچوں نے دو میل کے قریب شہر سے باہر پہنچ کر استقبال کیا۔ جونہی کہ شہر میں داخل ہوئے پرانے دوست آشنا مرد اور عورتیں بالخصوص ہمارے پڑوس میں رہنے والے اپنے مخصوص افریقن انداز میں نہایت پُرتپاک خوش آمدید کہتے۔ گیت گاتے۔ اور جھم ڈالتے۔ اور گذشتہ ایام اور افریقن اکرام الضیف کا نظارہ یکدم آنکھوں کے سامنے پھر گیا؛

اجلاس عام اور عیدالاضحےٰ کی نماز

میرے آنے سے پہلے ہی مولوی نذیر احمد صاحب نے اپنی روانگی ہندوستان کے متعلق موضع اسیام میں ایک جلسہ کے انعقاد کی تاریخ ۱۰ مقرر کر رکھی تھی۔ عیدالاضحےٰ کی نماز پڑھانے کے لئے جانے والے اماموں کے ذریعہ میرے آنے کی خبر بھی سب جماعتوں کو پہنچا دی گئی تھی۔ میں نے عیدالاضحےٰ کی نماز سالٹ پانڈ میں ادا کی۔ دس تاریخ کو جلسہ مذکور پر گیا۔ جس مقام پر جلسہ ہونا تھا اس سے دو میل ورے ہی دوست سڑک پر موجود تھے۔ سب سے ملاقات کی۔ اور وہاں سے مقام جلسہ کی طرف احباب کے نعرہ ہائے مسرت و نغمہ ہائے شادمانی اور افریقن جھومروں کے درمیان پیدل روانہ ہوئے تنگیٔ وقت کی وجہ سے گو پورا نوٹس نہ دیا جا سکا تھا۔ مگر پھر بھی سینکڑوں دوست وہاں پہنچ چکے تھے۔ سب سے مل کر

دل شاد ہوا۔ اور خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گائے۔ شام کو جلسہ کے بعد واپس سالٹ پانڈ آ گئے۔

مولوی نذیر احمد صاحب کی واپسی

۱۱ کو مولوی نذیر احمد صاحب کوسے کرنا کوراڈہی کے بندرگاہ کو گئے۔ اور ۱۲ کو انہیں جہاز پر سوار کرا کر خدا حافظ کہتے ہوئے واپس سالٹ پانڈ آ گئے۔ مولوی صاحب نے خدا کے فضل سے اس جگہ خوب کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے۔ افسوس کہ ان کی صحت نے یاوری نہ کی۔ مغربی افریقہ اور بالخصوص گولڈکوسٹ کا علاقہ اپنی زہریلی آب و ہوا کے لئے مشہور ہے۔ اور غیر افریقن لوگ یہاں ڈیڑھ دو سال سے زیادہ نہیں ٹھہرتے۔ مگر احمدی مبلغ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔ وہ خدا کی راہ میں ہرچہ بر سر فرزند آدم آمد بگزرد کے مصداق ہوتے ہیں

اشانٹی میں جلسہ

۱۶ اپریل کو احباب اشانٹی سے ملنے کے لئے سالٹ پانڈ سے ۲۱۱ میل کے فاصلہ پر ایک مقام بدوفو پیڈر پر جلسہ کیا گیا۔ جہاں کثرت کے ساتھ دوست جمع ہوئے۔ ان سے ملاقات کی اور اسی دن واپس سالٹ پانڈ آنا پڑا۔ اس جلسہ کی غرض محض دوستوں سے ملنا تھی۔

سکول کا معائنہ

جس دن مولوی نذیر احمد صاحب کوسے کر جہاز پر سوار کرانے کے واسطے میں گیا ہوا تھا۔ میرے پیچھے سکول معائنہ کے لئے انسپکٹر صاحب محکمہ تعلیم تشریف لائے۔ وہ دن میری عدم موجودگی میں معائنہ کیا۔ قریباً ایک ماہ کے بعد معائنہ کی جو رپورٹ آئی۔ وہ خوشگوار نہ تھی۔ اس کے متعلق ضرورت پیش آئی۔ کہ میں صدر میں جا کر بعض اپنے پرانے واقف کار افسروں سے ملوں۔ مگر مالی تنگی نے حالت نہایت زار کر رکھی تھی۔ آخر ایک سندھی دوست جن کی اس جگہ دوکان ہے۔ تیار ہو گئے۔ اور انہوں نے درخواست کی۔ کہ میں ان کو صدر ہسپتال میں پہنچا آؤں۔ انہوں نے واپسی کرایہ پر موٹر کر لی۔ اس میں اکرا میں گیا۔ محکمہ تعلیم کے افسروں سے ملا۔ اور ضروری حالات بیان کئے۔ اس کا بہت اچھا نتیجہ رو نما ہوا

مرمت سکول

سکول کی عمارت نہایت خستہ ہو چکی تھی۔ حتیٰ کہ ہر وقت اس کے گرنے کا خطرہ لگا رہتا تھا۔ مالی مشکلات در پیش تھیں۔ مگر اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے احمدی دوستوں کو۔ کہ ان کساد بازاری اور قحط سالی کے ایام میں ہمت کر کے انہوں نے اس قدر روپیہ فراہم کر لیا کہ ہم سکول کی عمارت کو خاطر خواہ طور پر مرمت کرنے کے قابل ہو سکے۔ حاجی ابراہیم۔ امیر سعید۔ امیر عبدالرحیم کا اس میں خاص حصہ ہے۔ کہ انہوں نے ضروری رقم فراہم کی جزاہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے۔

احباب کا ایثار اور چندہ خاص

یہ موسم ویسے بھی عام طور پر مالی تنگی کا ہوتا ہے۔ کیونکہ فصل کوکو جس پر یہاں کے لوگوں کا گزارہ ہے۔ دسمبر کے مہینہ میں تیار ہوتی ہے۔ مگر دو تین سال سے چونکہ ساری دنیا میں کساد بازاری کا دور دورہ ہے۔ ہم خصوصیت کے ساتھ مالی تنگی کا شکار ہو رہے ہیں۔ میں نے جماعت میں ایک عام تحریک کرنی چاہی۔ تاکہ موجودہ تنگی کے دور کرنے کے لئے کچھ کارروائی کی جائے۔ مگر جماعت کے اندر عام تحریک کرنے سے پہلے میں نے لوکل واعظین کو جمع کیا۔ تاکہ وہ خود عملی نمونہ دکھا کر بقیہ جماعت کو اس تحریک کی قبولیت کے واسطے تیار کریں۔ چنانچہ جب میں نے حالات ان کے سامنے بیان کئے۔ تو مجھے خدا تعالیٰ کی حمد کے ساتھ بھرے ہوئے دل سے اس بات کا اعتراف کرنا پڑا۔ کہ ان مخلصین نے دین کے لئے قربانی اور ایثار کا وہی نمونہ دکھایا۔ جو قادیان میں ایسے مواقع اور ایسی تحریکوں پر دیکھنے میں آیا کرتا ہے۔ اور میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے آقائے نامدار نبیوں کے سرتاج محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ جن کی قوت قدسی کا یہ اثر ہے۔ کہ افریقہ کے وہ نیم برہنہ حبشی جو نفس پروری کے سوا کچھ جانتے ہی نہیں تھے۔ آج دین کی خاطر وہ قربانیاں کر رہے ہیں جس کا نمونہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگیوں میں نظر آتا ہے۔ چنانچہ سب واعظین نے اپنی پانچ پانچ ماہ کی سالم تنخواہ چندہ خاص میں دیدی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

پھر میں نے بیرونی جماعتوں کے امیروں کو بلا کر ان کے سامنے یہی تحریک پیش کی۔ تو ان میں سے بھی ہر ایک نے دس دس پونڈ چندہ خاص دو قسطوں میں ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ پانچ پانچ پونڈ کی پہلی قسط سب ادا کر چکے ہیں۔ اور دوسری قسط دسمبر میں ادا کریں گے۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ایمان اخلاص اور قوت ایثار میں برکت دے۔ اور بیش از پیش قربانیوں کی توفیق عطا کرے آمین

نومسلمین کی ٹریننگ کلاس

علاوہ سالٹ پانڈ تعلیم الاسلام احمدیہ سکول کے اس وقت ہمارے چار سکول اور ہیں۔ نیز دو نئے سکول اس سال کھولے جائینگے انشاء اللہ۔ ان سب سکولوں کے نومسلم مدرسین اور ٹریننگ کالج میں تعلیم پانے والے مدرسین کو ماہ جولائی میں جبکہ گرمی کی تعطیلات کے ایام تھے۔ میں نے اس جگہ بلا کر روزانہ بلاناغہ اسلام کے متعلق لیکچر دیئے۔ اور ضروری مسائل پر نوٹ لکھائے۔ جس سے ان کو بہت فائدہ ہوا۔ اور جو انشاء اللہ ان کے واسطے اپنی عملی اصلاح اور تبلیغ کے کام میں مشعل ہدایت کا کام دیں گے

والیان ریاست کو پیغام اسلام

اس علاقہ کے نواب اور والیان ریاست کی ایک کونسل ہے۔ جس کا نام ہے "والیان ریاست کی صوبجاتی کونسل" اس کا اجلاس ستمبر کے شروع میں اس جگہ ہوا۔ میں نے اس قدر والیان ریاست کے اجتماع کو غنیمت جان کر ان سے درخواست کی۔ کہ میں ان کو اسلام کا پیغام پہنچانا چاہتا ہوں۔ اگر وہ میرے واسطے موقعہ بہم پہنچائیں۔ تو میں ان کا بڑا شکر گزار ہونگا خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ ان سب نے متفقہ طور پر میری درخواست کو منظور کر لیا۔ اور وہ درجن کے قریب خود مختار والیان ریاست کو جو اپنے ماتحت چیفس سمیت اس جگہ جمع تھے۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک نہایت واضح اور کھلے الفاظ میں پیغام اسلام پہنچانے کی توفیق ملی۔ ایک وہ وقت تھا جب اس ملک کے نواب ہماری ہستی کو شمار میں نہ لاتے تھے۔ مگر آج خدا کا یہ فضل ہے۔ کہ خدائے قدوس کے مسیح موعودؑ کا ایک ادنےٰ غلام ڈیڑھ گھنٹہ تک انہیں اسلام کا پیغام پہنچاتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک جامہ دکھلا کر انہیں اس طرف متوجہ کرتا ہے۔ کہ مبارک ہیں وے جو خدا کے مسیح کو قبول کریں گے۔ اور اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور یہ معزز ین علاقہ نہایت توجہ کے ساتھ اس پیغام کو سنتے ہیں۔ ایسی توجہ کے ساتھ کہ دوران تقریر میں جب فوٹوگرافر اس نظارہ کا فوٹو لینے آتا ہے۔ تو اس کو یہ کہہ کر ہٹا دیتے ہیں۔ کہ ان کی توجہ میں مخل نہ ہو۔

پھر اختتام لیکچر پر ایک ان میں سے اٹھ کر کہتا ہے "اگر میری ریاست کی بعض رسوم میرے راستہ میں حائل نہ ہوتیں۔ تو میں اس کمرہ سے مسلمان ہوئے بغیر نہ نکلتا" دوسرا کہتا ہے۔ "میرے ہمعصر نوابو جو پیغام اس وقت آپ کو دیا گیا ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ اور روح پرور ہے۔ اس پر پورا غور کرنا۔" تیسرا کہتا ہے۔ "جو کچھ اس وقت اسلام کے متعلق آپ کو سنایا گیا۔ اسے اپنے لئے حرز جان بناؤ۔ اور گلے کا تعویذ بنا کر رکھو"

غلط نام کی اصلاح

میں نے لیکچر کے دوران میں یہ بھی کہا۔ کہ بعض غلط باتیں جو مسلمانوں کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ آپ لوگ مہربانی فرما کر اپنی اپنی ریاستوں میں ان کے متعلق اعلان کر دیں۔ کہ ہماری طرف منسوب نہ کی جائیں۔ مثلاً اسلام کو اس علاقہ میں "کراموؔ" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اور یہ لفظ اپنے اندر نہایت گھناؤنے معنے رکھتا ہے۔ میں نے کہا۔ اس لفظ کو ہمارے مذہب کے متعلق استعمال نہ کیا جائے۔ اس پر سب نے یکزبان ہو کر وعدہ کیا۔ کہ جونہی وہ اپنے اپنے علاقہ میں جائیں گے۔ اس بات کا اعلان کر دیں گے۔

تقسیم لٹریچر

اختتام لیکچر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پمفلٹ "پیغام آسمانی" اور برادر عزیز مولوی نذیر احمد صاحب کا شائع کردہ ایک دو ورقہ سب نوابوں کو دیا گیا۔ اس دو ورقہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ آج سے ایک ہزار سال قبل اسلام نے کیا کیا نعمتیں افریقہ کو عطا کیں۔ اور کہ اسلام ہی افریقہ کا قدیمی مذہب ہے۔

لیکچر میں مسیحی پادری

میرے لیکچر کے وقت شہر کے بعض معززین جنہا کو سکرٹری کونسل نے خاص طور پر مدعو کیا تھا اور دو مسیحی پادری بھی موجود تھے۔ ایک پادری سالٹ پانڈ کا انچارج ہے دوسرا باہر سے آیا ہوا تھا۔ وہ بھی میرا پہلے کا واقف تھا۔ میرے لیکچر سے پہلے وہ ایک سوشل لیکچر دے چکا تھا۔ میں نے اپنے لیکچر کے دوران میں اس کی بیان کردہ بعض باتوں کے متعلق اسلام کی افضل تعلیم کا ذکر بھی ضمناً کیا۔ مثلاً اس علاقہ میں جب کوئی شخص مر جائے تو بیٹے اس کے وارث نہیں ہوتے بلکہ متوفی کا بھانجا وارث ہوتا ہے۔ اس پادری نے کہا تھا یہ قاعدہ بنانا چاہیئے کہ آئندہ کے لئے بیٹا وارث ہوا کرے۔ میں نے کہا پادری صاحب نے جو کچھ کہا سچ کہا مگر اسلام نے صرف بڑے بیٹے کو ہی حقدار قرار نہیں دیا بلکہ سب بیٹوں اور بیٹیوں کو حقدار قرار دیا ہے۔ چونکہ اسلام نیچر کا مذہب ہے۔ اس لئے اس کے سب قواعد میں نیچر کی مطابقت پائی جاتی ہے۔ ہمارا آسمانی باپ یعنی خدا (میں نے یہ الفاظ مسیحی محاورہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اپنے لیکچر کی اس وقت کی طرز کے لحاظ سے استعمال کئے) جو چیز ہمیں دیتا ہے۔ ہم سب اس میں شریک ہوتے ہیں۔ اس کا بنا ہوا سورج ہم سب کو روشنی دیتا ہے۔ اس کی عطا کردہ ہوا میں ہم سب سانس لیتے ہیں۔ اس لئے سب بچوں کا حق ہے کہ وہ اپنے زمینی باپ (انسان) کی جائداد میں سے بھی حصہ لیں۔ اس پر سب نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ مسیحی پادری لیکچر میں رعب حق سے ایسے مرعوب ہوئے کہ کوئی بات نہ کہہ سکے۔ پھر میں نے ان کو چائے پر بلایا۔ اور مزید گفتگو اسلام کے متعلق ہوتی رہی۔ انہوں نے عربی پڑھنے کا شوق ظاہر کیا۔ میں نے بصد خوشی وقت دینا منظور کیا۔ اب وہ باقاعدہ سبق لینے آتے ہیں۔ اور اس طرح بھی ان کی گردن ہمارے احسان کے نیچے انشاء اللہ جھکی رہے گی۔

پولیٹیکل افسروں کے معائنہ جات سکول

میں جب پہلی دفعہ اس جگہ تھا۔ تو میرا قاعدہ تھا کہ میں علاوہ تعلیمی افسروں کے پولیٹیکل افسروں کو اکثر سکول کے معائنہ کی دعوت دیتا رہتا تھا۔ چنانچہ گورنر تک ہمارے سکول کا معائنہ کر چکے ہیں۔ اس طرح مشن کی تبلیغی مساعی کا حال ان پر اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ اس سکول کے بچے دور دراز علاقوں سے جہاں اچھے اچھے گورنمنٹ سکول موجود ہیں۔ آئے ہوئے ہیں۔ تو ان پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ جب سے میں آیا ہوں۔ علاوہ ایک یورپین بہت بڑے تاجر کی اہلیہ کے جو جہاز میں میرے ساتھ ہی آئی تھیں اور جہاز پر ہی واقف ہو گئیں تھیں۔ ڈی سی معہ اپنی بیوی کے اور کمشنر صاحب علاقہ سکول کا معائنہ کر چکے ہیں۔

اور ان کی اہلیہ نے نہایت اچھے ریمارک درج کتاب کئے۔ اور آنریبل کمشنر صاحب نے لکھا۔

"Visited the School from 3 to 3-45 P.m. I was shown over the School & Garden by the Manager and saw the pupils at their ordinary work. I Congratulate the Manager and his staf on the excellent state of the buildings and general tone of the School. The children showed intelligence and Keeness." V. J. Lynch.

درس و تبلیغی لیکچر

صبح کی نماز کے بعد قرآن۔ حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا باقاعدہ درس دیتا ہوں۔ لوکل تبلیغ باقاعدہ جاری ہے۔ مندرجہ ذیل مقامات پر لیکچر دئے جا چکے ہیں۔ سالٹ پانڈ کے دوست خصوصیت سے اس میں حصہ لیتے ہیں بیرونجات میں لوکل داعظین مصروف تبلیغ ہیں۔ علاقہ اشانٹی میں معلم الحسن خوب کام کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نیک نتائج پیدا فرمائے۔

(۱) یامرانسا (۲) شنکوا (۳) ایانیمیم (۴) ہردوکرا من ٹائن (۵) ابانزی (۶) ہرسہ اجیا (۷) بمروا (۸) افرنگوا (۹) سپے سے ڈازی (۱۰) کرو فو (۱۱) البوویا (۱۲) ادگوکردم (۱۳) ادبوایذی (۱۴) نن کے سیڈو (۱۵) انکافو (۱۶) گنٹو (۱۷) اسنکوا (۱۸) انوچی (۱۹) ابونکو۔ (۲۰) ڈامی ناسی (۲۱) سالٹ پانڈ۔

نومبائعین

ایک سو تین درخواستہائے بیعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھیجی جا چکی ہیں۔ اکثر لوگوں کے احمدی ہونے کا پتہ بھی نہیں لگتا کیونکہ ہمارے اکثر احباب تبلیغ کرتے رہتے ہیں اور ان کے ذریعہ لوگ احمدیت میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ جو بوجہ ناخواندہ ہونے کے احمدی ہونے والوں کے دستخط نہیں لیتے۔ پھر بعض لوگ عاجز سے دستی بیعت بھی کر جاتے ہیں۔ بچوں کا شمار بھی نہیں ہوتا۔

خط و کتابت

گذشتہ چار ماہ میں ۲۳۴ خطوط لکھے گئے۔ اور ۳۲۴ ہی موصول ہوئے۔ یہ ان خطوط کی تعداد ہے۔ جن پر محصول ڈاک خرچ ہوا۔ ورنہ لوکل اور دستی آنے جانے والے خطوط کا ریکارڈ نہیں رکھا گیا۔

آمد و خرچ

مشن اور سکول کی کل آمد مئی ۱۹۳۳ء سے لے کر جولائی ۱۹۳۳ء تک ½-۱۰-۱۹-۲۵۰ ہوئی۔ اور اس کے مقابل میں ۳-۱۷-۸-۲۷۸ خرچ ہوا۔

درخواست دعا

سکول کی آخری جماعت کا امتحان ۱۹ نومبر کو ہوگا۔ احباب ان بچوں کی کامیابی کے واسطے دعا فرمائیں۔ اس سال ہمارے سکول سے سکول فائینل سرٹیفکیٹ کے واسطے ۷ بچے شامل امتحان ہونگے۔ نیز احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ یہاں کے سب احمدی احباب کے واسطے۔ عاجز کے والد صاحب اور اہلیہ اور بچوں کے لئے اور باقی سب عزیزوں کے لئے اور عاجز کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں۔

خاکسار۔ فضل الرحمن حکیم عفی عنہ از مغربی افریقہ

وصیتیں

۳۹۶۷۔ منکہ محمد یعقوب ولد چوہدری رحیم بخش صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ کتابت عمرہ ۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ننگل باغبانان۔ ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۸ ۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی پانچ کنال ½ ۶ مرلہ بیع اور چار کنال گرو یہ زمین چاہی ہے جس کی قیمت دو سو پچاس روپے ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ میں کتابت کا کام کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمدنی تخمیناً پندرہ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد:۔ محمد یعقوب کاتب بقلم خود۔ گواہ شد:۔ جلال الدین محصل جماعت احمدیہ ننگل باغبانان گواہ شد:۔ عبد العزیز موضع ننگل باغبانان۔

۴۰۲۸۔ میں عبد اللہ ولد مراد قوم چدھڑ پیشہ زراعت عمر ۲۷ سال ساکن کالیہ ڈاکخانہ ٹھکی تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲ ۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل جائداد ہے۔ اراضی چاہی پندرہ گھماؤں، ایک مکان کچا قیمتی چھ صد روپیہ، مویشی قیمتی دو صد روپیہ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن مذکور کر دوں۔ وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جائے گی۔ فقط المرقوم ۲۱ ۵/۳۳

العبد:۔ عبد اللہ ولد مراد ساکن کالیہ ڈاکخانہ ٹھکی ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ بقلم خود محمد الدین احمدی مدرس سیکرٹری جماعت احمدیہ انبہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ بقلم خود سید لعل شاہ احمدی امیر جماعت احمدیہ انبہ ڈاکخانہ ٹھکی۔ ضلع شیخوپورہ

۴۰۱۵۔ منکہ سید ارشاد علی ولد سید عنایت علی شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۸ جنوری ۱۹۲۵ء ساکن میرپور ریاست جموں بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۸ ۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک پختہ و کچا مکان موضع میرپور میں اور ایک کچا مکان موضع پیر سیداں میں ہے جسکی قیمت تخمیناً بارہ صد اور دو صد روپیہ ہے۔ اور ۴۲ کنال زمین موضع پیر سیداں میں ہے جسکی قیمت تخمیناً تین صد روپیہ ہے اور چھ کنال زمین مبلغ ۲۰۰ روپیہ میں میرے پاس رہن ہے یہ زمین بھی موضع پیر سیداں میں ہے۔ اور ۳ و ۳ کنال زمین موضع پیر سیداں میں مبلغ بارہ صد روپیہ میں خریدی گئی جسکا ابھی مقدمہ چل رہا ہے اور ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ اور مبلغ ۱۰۸ روپیہ میں نے ایک شخص سے وصول کرنا ہے۔ اور مبلغ ۲۰۰ روپیہ نقد موجود ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نقد اور زیورات میرے بڑے بھائی سید سردار علی شاہ کے پاس ہیں جسکا مجھے صحیح علم نہیں۔ کیونکہ جائداد ابھی ہم تینوں بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ اور بھائی سید سردار علی ہی مختار ہیں۔ اس سب جائداد منقولہ وغیر منقولہ میں اپنے بھائیوں سے تیسرے حصہ کا حقدار ہوں۔ اور میرا ذاتی مبلغ آٹھ صد روپیہ بطور پراویڈنٹ محکمہ ریلوے میں جمع ہے۔ جو کہ سال بسال بڑھتا رہتا ہے لیکن میرا گذارہ صرف جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۶۷/- روپیہ ماہوار محکمہ ریلوے سے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو

گواہ شد:۔ صاحبزادہ محمد طیب احمدی سرائے نورنگ بنوں۔ ۸ ۵/۳۳

جلدی کریں ورنہ پچھتائیں گے — ۴۸ گولی فی ٹکٹ

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

رعایتی قیمت آج سے لے کر جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء کے آخر تک ہوگی۔ بے اولادوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام سے اٹھرا اور اطبا اور ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ اس مرض کا مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب مولانا نور الدین صاحب شاہی طبیب کا کئی سالہ مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں کا گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ جو دوسری جگہ سے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کئی احباب غلطی سے محروم رہتے ہیں۔ اس لئے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دھوکہ سے بچیں۔ یہ گولیاں ہزاروں لوگوں کی مجرب و آزمودہ گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ جو سوائے ہمارے دواخانہ کے کسی دوسری جگہ سے ہرگز نہیں مل سکتی ہیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو وہ فوراً ہماری محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) طلب کر کے استعمال کریں اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔ اصلی قیمت فی تولہ ۱۲ عہ رعایتی عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے دس (عہ) روپیہ علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا

نوٹ:۔ یہ صرف رعایت آج کی تاریخ سے لے کر جلسہ سالانہ یعنی ۱۹۳۳ء کے آخر تک ہوگی

علاوہ ازیں ہمارے دواخانہ سے تمام ادویات برائے امراض زنان اور طاقت اور امراض چشم برعایت مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز۔ دواخانہ رحمانی۔ قادیان۔ پنجاب

نومبر۔ دسمبر۔ جنوری کیلئے پانچ روپیہ فیصدی کی خاص رعایت صرف احمدیوں کیلئے
اس زریں موقعہ سے فائدہ نہ اٹھانا قسمت کی ناجائز شکایت ہے

آفتاب صداقت طلوع

ہوتے ہی کٹ پیس اور سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کی تمام اشتہاری کمپنیاں ظلمت کی تاریکی میں چھپ کر ماتم کر رہی ہیں۔ کیونکہ ہمارا اعلان ہے۔ کہ ہماری کوئی شکایت ہو تو اسی اخبار میں چھپوا دیں کیونکہ دھوکہ بازوں سے بچنے کا یہی ایک واحد علاج ہے۔ بیکاری سے نجات کا ذریعہ صرف تجارت ہے ہمارا کٹ پیس جاپانی امریکن اور انگلش اور امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹ ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے بیکار اصحاب اور پردہ نشین مستورات کے لئے یہ نہایت منافع بخش تجارت ہے تجارت ہی سے مفلسی اور بیکاری دور ہوتی ہے صرف پانچ ماہ کی محنت سے سال بھر کی روٹیوں سے بیفکری ہو جاتی ہے۔ خانگی ضروریات کے لئے پچاس روپیہ کے نمونہ کا بنڈل جسمیں مختلف قسم کا خوشنما کٹ پیس ہوگا طلب فرمائیں۔ لسٹ مفت طلب کر کے دوسروں کی قیمت کا مقابلہ کریں۔ زر چہارم پیشگی آنا لازمی ہے۔ ایجنٹوں کی ہر شہر میں ضرورت ہے۔

المشتہر:۔ دی ٹریڈرز کمرشل کمپنی بمبئی نمبر ۹

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی کے مستند ماہر و شہرہ آفاق استاد مسٹر جی۔ ایم۔ مہتہ۔ ایف۔ ایس۔ ٹی۔ ایس سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا ہے۔ اسپکٹس و نمونہ سبق مفت۔

مینجر انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ پنجاب۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بہاولپور کی حکومت نے ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء سے پٹرول کا اجارہ منسوخ کر دیا ہے۔ کیونکہ اجارہ دار اجارہ کی شرائط پر عمل نہ کرسکتے تھے۔ نیز شعبہ بلدیات کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ پٹرول کی درآمد میں حائل نہ ہو۔ اور نہ کوئی چونگی وغیرہ وصول کرے۔

شاردا ایکٹ کے متعلق کراچی سے ۲۸ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ اسے بلوچستان میں بھی نافذ کر دیا گیا ہے۔

ہندو رہنماؤں کی طرف سے ایک حیرت انگیز گشتی مکتوب جس نے ان کی ذہنیت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ دستخط حاصل کرنے کی غرض سے ہندوؤں میں تشہیر کیا جا رہا ہے۔ اس کا ملخص یہ ہے کہ فرقہ وار فیصلہ میں مسلمانوں کو کامل اکثریت دی گئی ہے اور جداگانہ انتخاب برقرار رکھا گیا ہے۔ ان حالات میں صوبجاتی خود اختیاری بے حد خطرناک ہے۔ کیونکہ اس طرح غیر مسلم جو صوبہ کی کل آبادی کا نصف ہیں۔ مسلمانوں کے رحم پر چھوڑ دئے جائیں گے۔ اور کونسل میں ان میں سے کوئی رکن بھی کسی ہندو کا نمائندہ نہیں ہوگا۔ اس فرقہ وار فیصلہ کے ماتحت پیدا شدہ حالات میں ہم اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ صوبجاتی حکومت خود اختیاری کی بجائے موجودہ نظام حکومت ہی قائم رکھا جائے۔

صنعت پارچہ بافی کے ہندوستانی اور برطانوی نمائندگان کے درمیان ۱۹ ستمبر ۱۹۳۲ء سے بمبئی میں مختلف کانفرنسیں ہونے کے بعد ایک مفاہمت پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ہے جس میں اس بات پر اتفاق ہوا ہے کہ صنعت پارچہ بافی کے ہندوستانی تاجروں کو یہ استحقاق ہے کہ وہ برطانیہ کے سوت اور پارچہ کی درآمد کے خلاف اپنی صنعت کے تحفظ اور ترقی کے لئے معقول تدابیر اختیار کریں۔ روئی کے متعلق ہندوستانی تاجروں نے اس بات پر زور دیا۔ کہ برطانیہ میں ہندوستانی روئی کو بہر طریق بنانے اور اس کے استعمال کو ترقی دینے کے متعلق برطانیہ میں مزید کوشش کی جائے۔ جس کا برطانوی تاجروں نے امید افزا جواب دیا۔ اسی طرح سوتی پارچوں۔ سوت کے دھاگوں اور مصنوعی ریشم کے پارچات کے متعلق بعض امور طے پائے۔ یہ معاہدہ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۵ء تک کے لئے ہے۔

ای آئی ریلوے کے سٹیشن ٹی پر ۲۸ اکتوبر کو قریباً نصف درجن مسلح ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ اور بہت سی گولیاں چلا کر ڈاک خانہ کے دو چپڑاسیوں کی مسافروں اور سٹیشن کے قلیوں کو زخمی کرنے کے بعد سٹیشن کے نقدی کے صندوق کو لوٹ لیا اور ساڑھے تین ہزار روپیہ لے کر فرار ہو گئے۔ جائے وقوع سے پندرہ میل کے فاصلہ پر پولیس نے انہیں گرفتار کر لیا۔

لنڈن سے ۲۸ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ سر مائلز لیمپسن برطانوی سفیر مقیم چین ۲۸ نومبر کو بعزم مصر شنگھائی سے روانہ ہونگے۔ آپ مصر اور سوڈان کے ہائی کمشنر مقرر ہو کر جا رہے ہیں۔

میسرز کریم بھائی ابراہیم اینڈ سنز لمیٹڈ بمبئی کو اختیار دیا گیا ہے کہ جن ملوں کی ایجنسیاں ان کے ہاتھ میں ہیں۔ انہیں متعلقہ بنکوں کی طرف سے فروخت کر دیں۔ کریم بھائی نے حساب و کتاب کا تصفیہ کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر حصہ داروں نے منظور کر لیا۔ تو اعلیٰ حضرت نظام حیدر آباد دکن ان ملوں کو اپنے چارج میں لے لینگے۔

سردار احمد علی خاں سابق سفیر لندن و حال وزیر معارف کابل معہ سردار صلاح الدین خاں سلجوقی قونصل جنرل افغانستان حال مقیم دہلی بعزم کابل ۲۸ اکتوبر کو لاہور پہنچے۔ ریلوے سٹیشن پر شہر کے معززین اور افغانوں نے استقبال کیا۔

حکومت افغانستان ان مفرور افغانوں کو جو ہندوستان یا دیگر ممالک میں پناہ گزین ہیں۔ چند شرائط پر واپس آنے کی دعوت دینے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پناہ گزینوں کے افغانستان واپس پہنچنے پر ان سے کسی قسم کی باز پرس نہ ہوگی۔ اور نہ ان پر نظر بندی یا نگرانی کی قیود عائد کی جائیں گی۔

اوٹاوہ کے معاہدات کے متعلق برطانیہ کے وزیر مستعمرات نے ۲۷ اکتوبر کو لندن میں ایک تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ ان معاہدات نے برطانوی تجارت کی حالت کو بہتر بنا دیا ہے۔ چنانچہ گذشتہ تین ماہ کے دوران میں برطانوی تجارت درآمد میں ۸۰ لاکھ پونڈ اور تجارت برآمد میں ۹۰ لاکھ پونڈ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس قسم کی بہتری کیفیت آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ میں بھی دیکھی گئی ہے۔

گاندھی جی ہریجنوں کے سلسلہ میں ہندوستان کا جو دورہ کرنے والے ہیں۔ اس کا پروگرام شائع ہو گیا ہے۔ آپ کا دورہ ۸ نومبر سے شروع ہو کر ۱۱ جنوری ۱۹۳۳ء کو ختم ہوگا۔ ۱۱ جنوری سے ۴ فروری تک آپ یو۔ پی رہیں گے۔ اور اس کے بعد بہار جائینگے۔ گجرات کاٹھیاواڑ کا جون یا جولائی میں دورہ کریں گے۔

یافا (فلسطین) سے ۲۸ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ یہود کے نقل وطن کرنے کے خلاف عربوں نے حکومت کے امتناعی احکام کے باوجود مظاہرے کئے اور بد امنی رونما ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ گیارہ عرب ہلاک اور بیسیوں مجروح ہوئے۔ حیفا میں بھی پولیس اور لوگوں میں تصادم ہو گیا

سندھ کو علیحدہ صوبہ بنانے کے سلسلہ میں اس کے انتظامی مسائل کی تحقیقات کے لئے وزیر ہند کی منظوری سے حکومت ہند نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جس کا ہیڈ کوارٹر کراچی ہوگا

ڈاکٹر محمد عالم کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کی ممبری سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ ان کا ارادہ وکالت کی پریکٹس شروع کرنے کا ہے۔

آل مہاراشٹر پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس ۲۹ اکتوبر کو بمبئی میں ختم ہوا۔ پارٹی کا نام ڈیموکریٹک سوراجیہ پارٹی رکھتے ہوئے قرار دیا گیا۔ کہ یہ پارٹی لوکل پنچایتوں سے لے کر فیڈرل اسمبلی تک تمام نمائندہ انجمنوں پر قبضہ کرے گی۔

رام تیرتھ مندر پر قبضہ کرنے کے سلسلہ میں بالمیکوں کی جتھہ بازی ۲۹ اکتوبر کو ہندوؤں کے ساتھ اس سمجھوتہ پر ختم ہو گئی کہ ہندو رام تیرتھ مندر کے پاس بالمیکوں کے لئے ایک کنواں اور علیحدہ مندر بنا دینگے۔

کولمبو سے ۲۷ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ وسیع تجربات کے بعد وہاں ایک اینٹی پلیگ گیس دریافت کی گئی ہے۔ جس سے چوہوں کو ان کے بلوں میں ہی ہلاک کر دیا جائیگا۔ اس جدید گیس سے گودام میں غلہ کے ڈھیر یا فصل کے کھیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچیگا

سلیم ڈسٹرکٹ کے موضع سنتھور میں ایک مکان کی بنیادیں کھودی جا رہی تھیں۔ کہ ۱۶ طلائی سکے برآمد ہوئے ان میں سے ۸ پر رام اور سیتا کی تصاویر تھیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سکے کسی قدیم دفینہ کا حصہ ہیں۔

کپاس کا نرخ امرتسر کی مارکیٹ میں ۳۰ اکتوبر کو حسب ذیل تھا۔ کپاس ۳ روپے ۶ روئی ۱۲ روپے

مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کو اعلیٰ حضرت نادر شاہ غازی والی کابل نے تین ہزار چھ سو روپیہ سالانہ عطیہ دینے کا اعلان کیا ہے۔

مسٹر جاؤ لا نے جو اس ہفتہ ہوائی جہاز میں دنیا کے گرد تنہا پرواز کرنے کی مہم پر روانہ ہونے والے تھے۔ اخراجات کے ناکافی ہونے کی وجہ سے ایک ماہ تک اپنی روانگی ملتوی کر دی۔

دو انقلاب پسند ۲۹ اکتوبر کی رات کو خفیہ پولیس لاہور نے نیڈو ہوٹل کے بالمقابل جبکہ وہ تانگہ پر سوار ہو کر بم بازی کی مشق کرنے کے لئے نہر پر جا رہے تھے گرفتار کر لئے۔ ان کے قبضہ سے ایک خطرناک ہندوستانی ساخت کا بم۔ ایک لمبا چاقو اور کچھ کاغذات برآمد ہوئے۔ یہ دونوں ڈی۔ اے۔ وی کالج کے ہندو طلباء ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی